جملہ حقوق غیر محفوظ

کتاب : نماز کے اثرات وثمرات

مصنف : **مولانا غیاث احمد رشادی**

صفحات : ۳۰

تعداد اشاعت : ایک ہزار

کمپیوٹر کمپوزنگ : محمد احمد الدین، مکتبہ سبیل الفلاح، نزد یونیک ہائی اسکول،
قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد- فون:30909889

ناشر : مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ-۶۷۵
نزد یونیک ہائی اسکول، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-انڈیا۔
ای۔میل:maktabasabeelulfalah@yahoo.com

قیمت : دس روپئے Rs.10/-

ملنے کے پتے

۱...... مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ نمبر-۶۷۵،
نزد یونیک ہائی اسکول، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد-فون:30909889

۲...... ہندوستان پیپر ایمپوریم مچھلی کمان، حیدرآباد-

۳...... حسامی بک ڈپو، مچھلی کمان، حیدرآباد-

۴...... الاوراق پبلیشرز، کرما گوڑہ، حیدرآباد-

۵...... کلاسیکل آٹوموٹیو، 324 C.M.H. Road، اندرانگر، بنگلور-

۶...... ھدیٰ ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد-

۷...... کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد-

فہرست

سلسلہ نشان	مضامین	صفحہ نمبر
۱)	ترغیبی کلمات	۴
۲)	نماز کی اہمیت	۷
۳)	نماز میں کیا ہے؟	۷
۴)	وہ اسباب جو نماز ادا کرنے میں مدد دیتے ہیں	۸
۵)	نماز کے تین عناصر	۱۰
۶)	نماز کا اخلاق پر اثر	۱۰
۷)	چہرہ روشن اور دل نورانی	۱۱
۸)	نماز سے اعضاء میں چستی	۱۲
۹)	نماز رزق لاتی ہے	۱۲
۱۰)	نماز شہوات کو توڑتی ہے	۱۳
۱۱)	نماز نعمتوں کی حفاظت کرتی ہے	۱۴
۱۲)	نماز عیبوں کو دور کرتی ہے	۱۵
۱۳)	نماز رحمتوں کو نازل کرتی ہے	۱۶
۱۴)	نماز غمگین کو مطمئن کرتی ہے	۱۶

صفحہ نمبر	مضامین	سلسلہ نشان
۱۷	نماز شکوک وشبہات کو دور کرتی ہے	۱۵)
۱۸	نمازی کا مسلمانوں میں تعارف ہوتا ہے	۱۶)
۱۹	با جماعت نماز جاہل کو تعلیم دیتی ہے	۱۷)
۱۹	نماز محبت کا ذریعہ ہے	۱۸)
۲۰	نماز سے شر اور فساد ختم ہوتا ہے	۱۹)
۲۱	نماز مشکل کو آسان بناتی ہے	۲۰)
۲۲	نماز گناہوں کا کفارہ ہے	۲۱)
۲۳	نماز ایمان کی غذا ہے	۲۲)
۲۳	نماز سے نیکیوں کی رغبت پیدا کرتی ہے	۲۳)
۲۳	فجر اور عصر کی نماز کے فائدے	۲۴)
۲۵	عشاء اور فجر کی فضلیت	۲۵)
۲۶	نماز کیلئے مسجد جانے میں تاخیر کرنے کے نقصانات	۲۶)
۲۹	نماز کی پابندی پر وعدۂ مغفرت	۲۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترغیبی کلمات

یہ ایک فطری حقیقت ہے کہ ہر عمل چاہے وہ مثبت ہو یا منفی ، بھلا ہو یا برا، چھوٹا ہو یا بڑا، معمولی ہو یا غیر معمولی، ظاہری ہو یا باطنی، مادی ہو یا روحانی، دنیوی ہو یا اخروی ، اس کا اثر ضرور ہوتا ہے، فرق اتنا ہیکہ اچھے عمل کا اچھا اثر ہوتا ہے، اور برے عمل کا بُرا اثر ہوتا ہے، علاوہ ازیں ہر عمل کا نتیجہ بھی ظاہر ہوتا ہے، چاہے وہ نتیجہ دیر سے حاصل ہو یا بعجلت ، مگر نتیجہ کا حاصل ہونا تو ضروری ہے، اس حقیقت کا مشاہدہ ہم اٹھتے بیٹھتے کرتے رہتے ہیں، جب بغیر کسی قید کے مطلق عمل کی اتنی تاثیر ہے تو ظاہر ہے کہ ایک ایسا عمل جو اپنے اندر غیر معمولی حقیقت رکھتا ہو اس کی تاثیر تو یقیناً نا قابل بیان ہوگی۔

آیئے ہم ایک ایسے عمل کے ثمرات اور فوائد معلوم کریں جس عمل کو افضل العبادات قرار دیا گیا ہے، جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں میں اعلی، قرآن کی نگاہوں میں اہم ترین اور دین اسلام کا بنیادی و اساسی رکن ہے۔ ہماری مراد نماز سے ہے جس کو مومن کی معراج، دین کا ستون، آنکھوں کی ٹھنڈک، مومن کا شعار قرار دیا گیا، اور جس کے انکار کرنے والے کو کافر اور جس کے بلا عذر چھوڑ دینے والے کو فاسق گردانا گیا ہے۔

نماز اگر چہ روزہ اور حج جیسے اعمال کے مقابلہ میں زیادہ محنت ومشقت والی عبادت نہیں ہے، مگر اس کے باوجود باجماعت پابندی کے ساتھ نماز ادا کرنے کے جو ثمرات اور

فائدے ہیں وہ اتنے غیر معمولی ہیں کہ جن کے استحضار کے بعد دل میں نماز کی پابندی کا داعیہ ضرور پیدا ہوتا ہے۔

ایمان والے بندے جب ان ثمرات پر اپنی نگاہیں مرکوز کریں گے اور یقین کی نگاہوں سے دیکھیں گے تو ضرور وہ نماز کے صدقی صد پابند بن جائیں گے،اور نماز کے چھوڑ دینے کو اپنے گھر کی ویرانی کے برابر تصور کرنے لگیں گے۔

آج اُمت کا بیشتر طبقہ جس بے حسی کے مرض میں مبتلا ہے اسکے علاج کا واحد طریقہ یہی ہے کہ وہ پہلے نماز جیسی اہم عبادت کی طرف کامل توجہ دے،اگر اپنی بے حسی کا احساس بھی مردہ ہو چکا ہو تو پھر اس آیت پر غور کرنا ہوگا،اور اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ان کے قلوب پر مہر تو نہیں لگ گئی ہے۔ختم اللّٰہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب الیم۔

نماز سے کوتاہی کے تلخ مناظر،مسجد سے بے تعلقی کے معیوب نقشے،بے نمازیوں کے تاریک چہرے،فجر کے وقت مسلم محلوں سے گزرتے ہوئے نظر آنے والے قبرستان نما خاموش مکانات،نمازوں کے اوقات میں بازاروں کی طرف بلاخوف وخطر مسلمانوں کا قدم بڑھانا،بچوں اور نوجوانوں کا نماز کے اوقات میں مسجدوں کے اطراف پتنگ بازیوں یا دوسرے لہوولعب میں مصروف رہنا،نمازیوں کا لحاظ کئے بغیر مسجد کے اطراف باراتیوں کا آتش بازی کرنا،اوران کے علاوہ دیگر ناقابل بیان طریقے جب ذہن میں جمع ہوجاتے ہیں تو دل کہتا ہے کہ کاش یہ لوگ نماز کے فائدوں اوراس کے نیک نتیجوں سے باخبر ہوجاتے،اوران میں نماز باجماعت کا شوق پیدا ہوجاتا۔

نماز کی ترغیب اور تشویق اور اسکے فضائل پر اگر چہ کہ بیسیوں بلکہ سینکڑوں چھوٹی بڑی مجمل ومفصل کتابیں لکھی گئی ہیں، مگر اس کے باوجود اس مختصر رسالہ کے لکھنے کی وجہ یہ تھی کہ اتفاقاً میری نگاہ ایک سفر میں ایک عربی کتاب پر گئی جو مختصر تھی جس میں منجملہ دیگر باتوں کے نماز کے ثمرات کو مختصر انداز میں بیان کیا گیا تھا، احقر کے دل میں یہ بات آئی کہ کیوں نہ ہو کہ ان فوائد، ثمرات اور نماز کی پابندی کرنے میں مدد دینے والے اسباب اور نماز کی اہمیت وغیرہ کو اردو میں ایک الگ انداز سے عام فہم زبان میں مفصل طریقہ سے بیان کیا جائے۔

اللہ پاک اس کو قبولیت اور نافعیت سے نوازے اور زیادہ سے زیادہ افراد تک اس کو پہنچادے۔

عاجز وعاصی

غیاث احمد رشادی

نماز کی اہمیت

(۱) اسلام کے ارکان میں نماز کا دوسرا رکن ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز ایک مہتم بالشان عبادت ہے۔نماز ایک ایسی عبادت ہے جس کے بارے میں قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے سوال ہوگا۔

(۲) نماز پرہیزگار مومنوں کی ایک ممتاز نشانی ہے،قرآن پاک میں مومنوں کی علامت یہی بتائی گئی کہ ویقیمون الصلٰوۃ کہ وہ نماز کی پابندی کرتے ہیں۔

(۳) جس نے نماز کی حفاظت کی اس نے دین کی حفاظت کی اور جس نے نماز کو ضائع کیا اس نے ساری چیزوں کو ضائع کیا۔

(۴) انسان کے دل میں نماز کی جتنی قدر ہوگی اسی کے بقدر اسلام کی قدر ہوگی اور اسلام میں اس کا حصہ اتنا ہی ہوگا جتنا حصہ اس کا نماز میں ہوگا۔

(۵) نماز کی اہمیت کیلئے یہی کیا کچھ کم ہے کہ اللہ تعالی نے نماز کی پابندی کا حکم سفر اور حضر،امن وسلامتی، جنگ وفساد،صحت وبیاری،الغرض ہر موقع پر (سوائے چند مخصوص حالات کے) دیا ہے۔

حضور ﷺ نے اپنی آخری سانسوں کے وقت بھی الصلوۃ الصلوۃ (نماز نماز) فرمایا۔

نماز کی فرضیت کا انکار کرنے والا شریعت کی نگاہوں میں کافر اور نماز کو بلا عذر چھوڑ دینے والا فاسق ہے۔

نماز میں کیا ہے؟

نماز جس کا آغاز تکبیر (اللہ اکبر) سے ہوتا ہے۔

نماز جس میں قیام کرتے ہوئے اللہ کے کلام کی تلاوت کی جاتی ہے۔

نماز جس میں رکوع کرتے ہوئے اپنے رب کی عظمت کے ساتھ تسبیح بیان کی جاتی ہے۔

نماز جس میں رکوع سے اٹھتے ہوئے اللہ کی حمد بیان کی جاتی ہے۔

نماز جس میں سجدہ کرتے ہوئے رب الاعلیٰ کی پاکی بیان کی جاتی ہے۔

نماز جس میں دوسجدوں کے درمیان اپنی مغفرت کی دعا کی جاتی ہے۔

نماز جس کے قعدہ میں اللہ کے ایک ہونے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے رسول ہونے کی گواہی دی جاتی ہے۔

نماز جس کا اختتام السلام علیکم ورحمة اللّٰہ کے کلمات سے ہوتا ہے۔

نماز جس کے اختتام پر بندہ اپنے پروردگار سے اپنی عبادت کا مغز حاصل کرتے ہوئے دعا کرتا ہے اور بے نمازی ان سارے اعمال سے محروم رہ کر بدبختوں میں شامل ہو جاتا ہے۔

وہ اسباب جو نماز ادا کرنے میں مدد دیتے ہیں

مومن ومسلمان ہونے کے باوجود نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق جب کسی کو نہیں ملتی ہے تو اس بندہ کو اپنے آپ پر غور کرنا چاہیے کہ وہ کونسی چیزیں ہیں جو اسکو باجماعت نماز ادا کرنے سے روک رہی ہیں، ہمیں باجماعت نماز کا پابند بن کے لئے کن چیزوں کو اختیار کرنا چاہیے ہم ان اسباب کو بیان کر رہے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں یعنی اللہ تعالیٰ سے باجماعت نماز ادا کرنیکی توفیق مانگیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے بغیر نہ دنیا ملے گی نہ دین ملے گا۔

(۲) سچا اور پکا عزم وارادہ کیجئے کہ میں باجماعت نماز ادا کروں گا۔

(۳) نماز پڑھنے سے ملنے والے دینی ودنیوی فوائد وثمرات کا استحضار کیجئے، یعنی نماز کے جتنے فائدے ہم آگے بتا رہے ہیں ان فائدوں کو یاد رکھیں۔

(۴) نماز باجماعت چھوڑنے پر کیا سزائیں اور نقصانات ہیں ان کا بھی استحضار کیجئے، یعنی نماز چھوڑنے کی کیا سزا ملنے والی ہے ان کو بھی یاد رکھیں۔

(۵) نیند یا غفلت کے موقعوں پر نماز کے وقت سے آگاہ کرنے کے ظاہری اسباب کو اختیار کیجئے، جیسے الارم رکھ لینا یا اپنے گھر والوں کو نیند سے بیدار کرنے کی درخواست یا حکم دینا، یا اپنے دوستوں کو آگاہ کر دینا کہ وہ نماز کا وقت آنے پر جگایا کریں۔

(۶) دنیا کی بے کار مشغولیتوں سے اپنی توجہ ہٹادیں تاکہ وہ مشغولیتیں نماز کیلئے رکاوٹ ثابت نہ ہوں۔

(۷) ایسے کھیل کود میں اپنا دل نہ لگائیں کہ جن میں لگ جانے سے نماز کا چھوٹ جانا یقینی ہو، آج کل عموماً ایسے کھیل دیکھنے یا سننے کی لوگوں عادت ہے جن کی وجہ سے عموماً ان کی نمازیں چھوٹ جاتی ہیں۔

(۸) حد سے زیادہ کام وکاج کر کے نہ تھکیں، بعض مرتبہ زیادہ تھکان آدمی کو اس طرح سلا دیتی ہے کہ آدمی نماز کا وقت گزر جانے سے بے پرواہ ہو جاتا ہے، اس لئے مشغولیت میں میانہ روی اختیار کرنا مناسب ہے۔

(۹) گناہوں سے پرہیز کریں اس لئے کہ گناہوں کی کثرت اطاعت وعبادت کیلئے رکاوٹ بنتی ہے۔

(۱۰) نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں اور برے لوگوں سے پرہیز وگریز کریں اسلئے کہ نیک لوگوں کے ساتھ اگر رہیں گے تو وہ وقت پر نماز پڑھیں گے تو آپ بھی نماز ادا کرسکیں گے اور اگر برے لوگوں کیساتھ رہیں گے تو یہ عین ممکن ہیکہ نماز پڑھنا بھول جائیں

(۱۱) کثرت سے کھانا پینا چھوڑ دیں، اسلئے کہ شکم سیری (پیٹ بھر کر کھانے) سے اطاعت اور عبادت کرنا بھاری معلوم ہوتا ہے۔

(۱۲) نماز ترک کرنے سے جسم، روح اور نفس پر جو آثار مرتب ہوتے ہیں، ان کا بھی استحضار رہے۔ (جیسے سستی، کاہلی، بے چینی، تنگ دلی، شرارت وغیرہ) تاکہ نقصان کے خوف سے نماز پڑھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔

مذکورہ باتوں کی طرف گر سچے دل سے توجہ دی جائے گی تو انشاء اللہ اس کے فائدے ضرور ظاہر ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز باجماعت ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

نماز کے تین عناصر

اللہ تعالیٰ کی پاک بارگاہ میں ایک مومن بندہ جب اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ باندھ لیتا ہے اور نماز کا آغاز کرتا ہے تو اس نماز میں تین عناصر ہوتے ہیں۔

نماز کا پہلا عنصر یہ ہے کہ نمازی کا دل اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت اور جلال کے دھیان سے سرشار رہے، یعنی اپنی عاجزی اور کمتری کے اظہار کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو رفیع الدرجات، قادر مطلق، مختار کل، رحیم و کریم، رب العالمین اور قاضی حاجات یقین کرتے ہوئے نماز ادا کرے۔

نماز کا دوسرا عنصر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور بڑائی نیز اپنی عاجزی اور کمتری کو بہتر الفاظ میں اپنی زبان سے ادا کرے، جیسا کہ احادیث سے قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ وغیرہ میں تحمید و تسبیح اور دعائیہ کلمات پڑھنے کا طریقہ ثابت ہے۔

نماز کا تیسرا عنصر یہ ہے کہ دل کے یقین اور زبان سے کبریائی اور بڑائی کے ساتھ ساتھ باقی سارے ظاہری اعضاء کو بھی اللہ کی عظمت اور اپنی عاجزی کی شہادت کے لئے استعمال کرے، جیسا کہ ہاتھ باندھے ٹھہرتا ہے تو محسوس ہوتا ہیکہ اللہ کے سامنے باادب ٹھہرا ہے، اور رکوع اور سجدہ میں ہے تو اپنے رب کے سامنے اپنے آپ کو بالکل حقیر بنا دیا ہے اور اللہ کی عظمت کو من وعن قبول کر چکا ہے، اسی طرح نماز کے ہر رکن میں اپنے اعضاء وجوارح سے اپنی عاجزی اور اللہ کی بڑائی کا اظہار کرے۔ انہیں تین عناصر سے نماز کامل و مکمل ہوتی ہے۔

نماز کا اخلاق پر اثر

ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر بے شک نماز بے حیائیوں اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔

جیسا کہ ہم نے ترغیبی کلمات میں یہ بات بتائی ہیکہ ہر عمل کا اثر ضرور ہوتا ہے، قرآن مجید نے نماز کی تاثیر بیان فرمائی ہے کہ جب مومن و مسلمان صدق دل سے اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ اپنے آپ کو بندہ بنا کر ٹھہرتا ہے، قیام، قرات، رکوع، سجدہ اور تشہید جیسے معنی خیز ارکان کو ادا کر کے اپنی نماز مکمل کرتا ہے تو رب ذوالجلال اس پیارے بندے کے دل کو بے حیائی اور فحاشی کے سارے عزائم وارادوں سے پاک وصاف کر دیتے ہیں، نمازی کو یہ ایک نقد انعام ہے جو نماز کی پابندی پر ملتا ہے، اللہ کے بندے کا نمازی بن جانا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قرآن مجید اسکے با اخلاق اور با حیا ہونے کی شہادت دے رہا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ کسی کے اندر سے بے حیائی اور فحاشی کا نکل جانا اسکے بلند کردار ہونے کی بین دلیل ہے، اللہ تعالی ہمیں ایسی نماز پڑھنے کی توفیق بخشے جس سے ہمارے اخلاق بلند ہو جائیں۔

چہرہ روشن اور دل نورانی

اللہ کا ایک بندہ جب اپنے بدن اور کپڑوں کی پاکی کے ساتھ مسجد پہنچتا ہے، اللہ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے نماز کا آغاز کرتا ہے اور سبحانک اللّٰھم کہہ کر اللہ کی پاکی بیان کرتے ہوئے دل میں یہ یقین کرتا ہیکہ میرا پروردگار ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے، پھر رکوع اور سجدہ میں بار بار اپنے رفیع الدرجات پروردگار عالم کی پاکی بیان کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ جو قادر مطلق اور مختار کل ہیں ضرور اس بندہ کے دل کو منور بنا دیں گے اور چہرے کو روشن بنا دیں گے، دل کی نورانیت جس کو نصیب ہوتی ہے وہ اللہ کی معرفت میں گم ہو جاتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اس پر محبت کی نگاہ فرماتے ہیں، اور جس کا چہرہ روشن ہو اللہ کی مخلوق اس چہرہ کے دیدار کی مشتاق بنی رہتی ہے اور اس کی عزت ان کے

دلوں میں بیٹھ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں باجماعت نماز ادا کرنے کی توفیق بخشے تاکہ ہمارا دل نورانی اور چہرہ روشن ہو جائے۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت میں میری امت کی علامت یہ ہوگی کہ ان کی پیشانی اور اعضاء نور سے چمکتے ہوں گے جو شخص اپنے نور کو بڑھانا چاہے وہ بڑھائے۔ (بخاری مسلم)

نماز سے اعضاء میں چستی

اس حقیقت کو سینکڑوں مرتبہ ہر نمازی نے محسوس کیا ہیکہ آدمی میں سستی اور کاہلی تھی، لیکن جب وضو کیا اور نماز ادا کی تو منٹوں میں سستی اور کاہلی نشاط اور چستی میں بدل گئی، تھوڑی دیر پہلے اعضاء و جوارح وزن معلوم ہو رہے تھے، آنکھوں پر غنودگی چھائی ہوئی تھی مگر اللہ کے بندے نے ہمت کی، خشوع و خضوع کے ساتھ وضو کیا، اور نماز کیلئے کھڑا ہوا تو غنودگی فرار ہوگئی، ہاتھ پاؤں ہلکے معلوم ہونے لگے، دل میں فرحت محسوس ہوئی، دماغ میں سرور و بشاشت کی کیفیت چھا گئی۔

اس حقیقت کا یقین تو اسی کو ہوگا جس نے عملی میدان میں ہمت سے قدم بڑھایا ہو، ورنہ جو نماز کی توفیق سے محروم ہیں ان کے سامنے ان میٹھی میٹھی حقیقتوں کو بیان کریں تو بس انہیں شک وشبہ کے سوا اور کچھ نصیب نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس لطف عبادت سے آشنا فرمادے، اور کوئی مسلمان ایسا نہ ہو جو اس نعمت سے محروم ہو۔

نماز رزق لاتی ہے

آدمی کے اندر جس قدر تقوی ہوتا ہے اسی قدر اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کی فکر ہوتی ہے، تقوی میں جب جھول آجاتا ہے تو اللہ کے احکامات پر عمل کرنے میں غفلت

اور سستی پیدا ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کا کما حقہ تقوی اختیار کرنے والا نماز جیسی اہم عبادت کا بھی کما حقہ حق ادا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہیکہ جو تقوی اختیار کرتا ہے اس کے لئے راستے کھول دیتے ہیں اور اس طرح روزی دیتے ہیں کہ اس کا گمان نہیں رہتا کہ کس راستہ سے روزی ملے گی۔ ہر متقی کا نمازی ہونا ضروری ہے، نماز کے بغیر تقوی کا تصور نا ممکن ہے، نتیجہ یہ نکلا کہ نمازی بھی اللہ کی طرف سے ایسا رزق پاتا ہے کہ اس کا گمان بھی نہیں ہوگا کہ مجھے اس طرح رزق ملے گا، اس حقیقت کو تسلیم کر لینے کے بعد نبی کریم ﷺ کے اس ارشاد پر غور کیجئے کہ ''نوم الصبحة يمنع الرزق'' صبح کے وقت کا سونا روزی کو روکتا ہے، ایک ایسے وقت جبکہ اللہ کا ایک بندہ حی علی الصلوۃ اور حی علی الفلاح کی آواز لگا رہا ہو اور اس آواز پر کوئی توجہ دیئے بغیر غفلت سے سو رہا ہو تو اس کا یہ سونا رزق کو روکتا ہے، یعنی نماز سے غفلت اختیار کرتے ہوئے بجائے مسجد کو آباد کرنے کے اپنے بستر کو گرم رکھنا ایک ایسا مرض ہے کہ اس سے گھروں کے اندر جو رزق کی برکت ہوتی ہے وہ ختم ہو جاتی ہے، آج جن گھرانوں میں بے نمازیوں کی کثرت ہے ان گھرانوں کا حال یہ ہے کہ ان کے گھرانے رزق کی برکتوں سے محروم ہیں، اللہ پاک رحم فرمائے۔

نماز شہوات کو توڑتی ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش اس انداز سے کی ہے کہ اس کے دل میں مختلف قسم کی خواہشات پیدا ہوتی رہتی ہیں، کبھی روحانی خواہشات آتے ہیں تو کبھی مادی شہوات پیدا ہوتے ہیں، جب یہ خواہشات پختہ ہو جاتے ہیں تو آدمی ان پر عمل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

نے آخرت کوتباہ کرنے والی، موت سے غافل کردینے والی، اللہ اور بندے کے درمیان رشتہ کوختم کرنے والی، جہنم سے قریب اور جنت سے دور کرنے والی شہوتوں کوتوڑنے کے لئے نماز کا حکم دیا، جب بندہ درست نیت کے ساتھ پاک وصاف ہوکرنماز میں ٹھہرتا ہے تواس کا فطری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کی شہوتیں ٹوٹ جاتی ہیں، اب اس کے دل کی توجہ کا مرکز آخرت ہوجاتی ہے اور رفتہ رفتہ اس کے دل سے شہوتیں ختم ہونے لگتی ہیں۔

نماز نعمتوں کی حفاظت کرتی ہے

نماز دراصل اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکرانہ ہے، بندۂ مومن اس احساس کے ساتھ فریضۂ نماز ادا کرتا ہے کہ مجھے پیدا کرنے والا یہی ہے جس کے سامنے میں ٹہرا ہوں، وہی مجھے رزق دیتا ہے، اسی نے مجھے ایمان کی دولت سے نوازا ہے، اسی نے مجھے مال ودولت دیا ہے، اسی نے مجھے علم سے نوازا ہے، اسی نے مجھے اولاد دی ہے، یہ نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں، اس یقین کے ساتھ وہ اللہ کی پاکی، کبریائی اور بڑائی بیان کرتا ہے اور اپنے مالک کومحسن حقیقی یقین کرتے ہوئے اس کا شکرادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے جن نعمتوں سے اس کو نوازا ہے ان نعمتوں کی بقا کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ان نعمتوں میں اور اضافہ ہونے لگتا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے۔ ’’لـئن شکر تم لا زیدنکم‘‘ اگرتم شکرکروگے تو ہم ضرور اورزیادہ دینگے، کبھی کبھی بندۂ مومن نماز کیلئے اپنا قیمتی وقت دینے کو اپنا نقصان سمجھتا ہے کہ اگرنماز کو چلاجاوں گا تو تجارت پرفرق پڑجائے گا، ملازمت پرفرق پڑے گا وغیرہ وغیرہ، حالانکہ نماز کا پڑھنا تجارت میں ملنے والے نفع کوبرقرار رکھنے میں معین ثابت ہوگا۔

نمازی کے پاس موجود نعمتوں کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے، وہ

ضرور اس کی نعمتوں کی حفاظت فرمائے گا، جو نمازی اپنی نماز کی پابندی کے ذریعہ اللہ کا حق ادا کرے گا اللہ ضرور اس کی نعمتوں کا محافظ ہو جائے گا۔

نماز عیبوں کو دور کرتی ہے

بے عیب رب ذو الجلال کے سامنے با عیب بندہ جب عبادت کیلئے ٹھہرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا احسان یوں فرماتے ہیں کہ اس کو معیوب چیزوں اور کاموں سے دور کر دیتے ہیں، یہ تو دن رات کا مشاہدہ ہیکہ پنج وقتہ نمازی کی غیرت اس کو گناہوں سے روکتی ہے، آدمی ایک طرف نماز کا عادی بنتا ہے تو دوسری طرف اسکا احساس جاگتا رہتا ہے کہ مجھے جھوٹا، مکار، جاسوس، کینہ ور نہیں بننا ہے، بلکہ مجھے سچا، وعدہ وفا، نیک دل بننا ہے، اسی احساس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ رفتہ رفتہ بداخلاقی اور بدمعاملگی کے سارے سلسلوں سے کنارہ کشی اختیار کر لیتا ہے، یہ سب اللہ کی توفیق سے حاصل ہوتا ہے، یقیناً یہاں کسی کو یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ بعض نمازی دھوکہ باز، خائن اور جھوٹے بھی ہوتے ہیں، ایک طرف نماز بھی چلتی ہے دوسری طرف ان کے عیوب بھی باقی رہتے ہیں تو پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ نماز عیبوں کو دور کر دیتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہیکہ ایسے لوگ جو نماز کے پابند ہونے کے باوجود ان عیوب میں مبتلا ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے نماز کو نماز کے آداب کے ساتھ اس کے حقیقی طریقہ سے ادا نہیں کیا ہے اور جس نماز کو کامل نماز کہا جاتا ہے ایسی نماز سے وہ محروم رہے ہیں جس کی وجہ سے حقیقی نماز کا جو اثر ان میں آنا چاہئے وہ آنہ سکا، اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نمازیں پڑھنے کی توفیق دے جس کی تاثیر سے ہمارے ظاہری و باطنی چھوٹے اور بڑے سارے عیوب دور ہو جائیں۔

نماز رحمتوں کونازل کرتی ہے

یہ ایک حقیقت ہیکہ اللہ کے نیک اور متقی بندے کبھی نماز ترک نہیں کرتے ، ہر متقی نمازی ہوتا ہے،ایک بندۂ مومن اپنے مومن ہونے کا دعوی کرے اور پھر وہ نماز کا پابند نہ ہوتو کوئی عقلمند اس کو متقی نہیں کہے گا اور متقیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ ورحمتی وسعت کل شیئی فساکتبها للذین یتقون ویؤتون الزکوة والذین هم بایاتنا یؤمنون ''اور میری رحمت تمام اشیاء کو محیط ہو رہی ہے تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور لکھوں گا جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں،اسکے علاوہ امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنے والے، زکوۃ دینے والے،اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرنے والے،اور نماز کی پابندی کرنے والے ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے سورۂ توبہ کی آیت نمبر ا۷ میں فرمایا کہ اولئک سیر حمهم اللّٰه یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ ضرور رحمت فرمائے گا،قرآن مجید کی آیات سے اس بات کا ثبوت ملا کہ نماز کی پابندی رحمت خداوندی کا ذریعہ ہے۔

نماز غمگین کو مطمئن کرتی ہے

مشاہدات خود اس بات کے شاہد ہیں کہ مال ودولت،عہدے اور جائیداد،محلات وبنگلے آدمی کو راحت اور عیش تو دے سکتے ہیں لیکن آدمی کے دل کو سکون نہیں پہنچا سکتے،اگر ان چیزوں میں اصلاً سکون واطمینان ہوتا تو یہ بڑے بڑے عہدیدار اور مالدار جو ایمان اور عمل

صالح سے محروم ہیں ہرگز بے چینی کا شکار نہ ہوتے ،آج ایمان سے محروم دنیا کے ممتاز افراد سکون کی تلاش میں حیران وسرگرداں ہیں،اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے محروم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے سکون کو اپنی یاد میں رکھا ہے،قرآن مجید میں یوں فرمایا گیا کہ ’’الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب‘‘ خبردار اللہ کے ذکر سے دلوں میں اطمینان پیدا ہوتا ہے۔

اس آیت کو ذہن میں رکھتے ہوئے اب اللہ کے اس خوش نصیب بندے کو دیکھے جو اقم الصلوۃ لذکری (اور میری ہی یاد کی نماز پڑھو) پر عمل کرتے ہوئے اپنے رب کو حاضروناظر جان کر نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے غموں کو خوشی میں بدل دیتے ہیں اور دل ودماغ پر سکون کی کیفیت طاری فرمادیتے ہیں،اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نماز کی پابندی کے ذریعہ سکون قلبی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

نماز شکوک وشبہات کو دور کرتی ہے

نماز کے ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون کرتی ہے اور حق بات کی وصیت اور صبر کی تلقین کرنے میں مدد دیتی ہے،سورہء بقرہ کی ان دوآیتوں پر آپ غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز سے مدد لینے کا حکم دیا ہے۔واستعینوا بالصبر والصلوۃ وانہا لکبیرۃ الا علی الخٰشعین۔اور مدد لو صبر اور نماز سے،اور بے شک وہ نماز دشوار ضرور ہے مگر جن کے دلوں میں خشوع ہے۔ یاایھا الذین امنوا استعینو بالصبر والصلٰوۃ ان اللّٰہ مع الصٰبرین ۔اے ایمان والوصبر اور نماز سے سہارا حاصل کرو بیشک اللہ تعالیٰ صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہیں۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ دنیوی اوراخروی

ضروریات وحاجات کی تکمیل میں اللہ تعالی کی مدد چاہتے ہوتو نماز کو قائم کرو اور حادثات پر صبر سے کام لو، پھر دیکھو نماز اور صبر دونوں تمہارے کاموں میں کس قدر مدد دیں گے۔

نماز سے آدمی کو ایک قسم کی روحانی قوت ملتی ہے جو قوت آدمی کو نیکی کرنے اور تقوی کے کاموں کو اختیار کرنے کی رغبت دلاتی ہے اور یہی وہ قوت ہے جو حق بات کو دوٹوک انداز میں مجمع عام میں بیان کرنیکی طاقت عطا کرتی ہے اور یہی وہ قوت ہے جو سخت سے سخت ترین مصائب وآلام کے ٹوٹ پڑنے پر بھی بندۂ مومن کو دین حق پر قائم رکھتی ہے اور اس کو صبر کرنے کی تلقین کرتی ہے۔

نمازی کا مسلمانوں میں تعارف ہوتا ہے

اذان کے مقدس کلمات کو سن کر جب محلّہ کے مختلف خاندانوں اور قبیلوں کے مسلمان مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور ایک امام کے پیچھے ایک ہی ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو بار بار کے اس طرح کے عمل سے آپس کی اجنبیت ختم ہوجاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ اجنبیت دوستی میں بدل جاتی ہے اور ایک دوسرے کا تعارف ہونے لگتا ہے اور اس حقیقت کا کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ایک دوسرے سے متعارف ہونے میں بہت سے فائدے ہیں، مثلا علیک سلیک ہوتی ہے جس سے ایک دوسرے کو دعائیں ملتی ہیں ایک دوسرے کی بیماری کا علم ہوتا ہے، اور تیمارداری کیلئے راہیں کھلتی ہیں، بعض مرتبہ مختلف لوگوں سے ملاقات کی وجہ سے مختلف قسم کی بیماریوں کے علاج کے سلسلہ میں مفید مشورے اور رہنمائیاں ملتی ہیں، ایک دوسرے کے احوال سے واقفیت ہوتی ہے جس سے اس کی دینداری کا علم ہوتا ہے اگر اسکے گھر دیندار لڑکا او رلڑکی ہوتو نکاح کے راستے بھی ہموار ہوتے ہیں جو آج کل ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے، اسی طرح مسجد سے جڑے ہوئے رہنے سے کسی سے کوئی ضرر وتکلیف پہنچ رہی ہوتو چند فکرمند صلح پسند مصلیوں کی مدد سے اس ضرر و

تکلیف سے نجات پا سکتے ہیں،اس قسم کے سینکڑوں فائدے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

باجماعت نماز جاہل کو تعلیم دیتی ہے

ہم مسلمانوں کی ایک کمزوری اور بیماری یہ ہے کہ دنیا کا ہر کام کرنے کا علم حاصل کرتے ہیں اور عملی تجربہ کے لئے اپنا قیمتی وقت بھی دیتے ہیں مگر دینی کاموں کو سیکھنے کی کبھی کوشش نہیں کرتے ،خصوصاً نماز جو ایک مہتم بالشان عبادت ہے،اس نماز کو بھی ہم بغیر سیکھے ہی ادا کرنے کے عادی ہیں،حالانکہ نماز کے مسائل کا جاننا فرض ہے بہرحال ایسے بیماروں کے لئے باجماعت نماز شفا کا ذریعہ بنتی ہے وہ اس طرح کہ دین سے جاہل افراد مسجد میں لوگوں کی نماز کو دیکھ کر اپنی نماز درست کر لیتے ہیں،اور مسجد کے امام اور خطیب کی نماز کے موقع پر دی جانے والی ہدایتوں کو سن کر نماز کے طریقوں سے واقف ہوجاتے ہیں،معلوم ہوا کہ باجماعت نماز پڑھنے سے کچھ تعلیم بھی حاصل ہوجاتی ہے۔

نماز محبت کا ذریعہ ہے

باجماعت نماز کے ثمرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نماز مسلمانوں کے درمیان محبت کا ذریعہ بنتی ہے، جب اللہ کے بندے باجماعت نماز کے احکامات کے مطابق کاندھے سے کاندھا ملائے ٹھہرتے ہیں،اور ایک ہی امام کے سب مقتدی بن کر ایک ہی ساتھ رکوع،سجدہ اور قیام کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جسموں کی اس قربت ونزدیکی کو دلوں کی قربت ونزدیکی کا ذریعہ بنادیتے ہیں، پھر اللہ کے کرم سے طبعی طور پر سارے نمازیوں کے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت پیدا ہوجاتی ہیں،ظاہر ہے کہ مومن تو سرچشمہءمحبت ہوتا ہے

اور نمازی مومن تو نور علی نور ہے کہ وفور محبت سے سرشار ہوتا ہے، ولو بالفرض دو مصلی ایک دوسرے سے محبت کے بجائے عداوت اور قساوت کا شکار ہیں تو یہ انکی نماز کی کمزوری کا اثر ہے کہ انہوں نے نماز کو نماز کے دائرے میں ادا نہیں کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو نمازی بنادے تاکہ سارے مسلمان ایک دوسرے سے محبت والفت رکھنے والے بن جائیں اور طاقت وقوت میں ایک جسم بن جائیں پھر تو اس کے اثرات بھی لامحدود ہوں گے اور دیگر قومیں ان اثرات کو دیکھیں گی، پھر کسی کی ہمت نہیں ہوگی کہ کسی مسلمان سے آنکھ ملائیں۔

نماز سے شر اور فساد ختم ہوتا ہے

خشکی اور تری میں جو فساد و بگاڑ پیدا ہوتا ہے یہ انسانوں کی بدعملی اور بدکرداری کی وجہ سے ہوتا ہے، اللہ کی رحمتوں سے محروم ہونا، برکتوں کا زائل ہونا، چین وسکون کا اڑ جانا، مصائب میں گرفتار ہو جانا، نت نئی بیماریوں میں مبتلا ہونا، انسانی ہمدردی اور غمخواری کا ختم ہو جانا اس قسم کے سینکڑوں حالات کا پیدا ہو جانا محض انسانوں کے اس عمل کی وجہ سے ہے جس کو اس نے اپنی عادت بنا رکھا ہے، اللہ کے بندے جب بندگی کے حدود میں رہتے ہوئے اللہ کی عبادت کرتے ہیں، اللہ کے گھروں کو آباد رکھتے ہیں، پنج وقتہ نمازوں کو باجماعت مساجد میں ادا کرنے کے عادی رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان اعمال کی برکت سے بھلائیوں، رحمتوں، برکتوں اور سکون وراحت کے اسباب نازل فرماتے ہیں اور جب اللہ کے بندے بندگی کے حدود کو توڑ دیتے ہیں، اللہ کے احکامات سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں، مساجد کو ویران ہوتا ہوا دیکھ کر بھی ہوش میں نہیں آتے، بازاروں کو پر رونق بنانے میں ہی مصروف رہ جاتے ہیں اور نماز سے غفلت ولاپرواہی اختیار کرنے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خشکی اور تری میں فساد اور بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں، ایسے سنگین حالات میں بے نمازی اگر

اللہ سے اپنے حالات بیان کرتا ہے کہ مجھے یہ ہوگیا اور وہ ہوگیا تو اللہ تعالیٰ بھی تو یہی کہیں گے کہ تیرے نامۂ اعمال کو بھی ذرا دیکھ لے کہ تو نے کیا کیا کام کئے ہیں، شاعر نے کیا خوب کہا............

جب میں کہتا ہوں اللہ میرا حال دیکھ
حکم ہوتا ہے کہ نامۂ اعمال دیکھ

نماز مشکل کو آسان بناتی ہے

انسان کی زندگی کبھی مشکلات سے دو چار رہتی ہے تو کبھی آسانیوں سے سرشار رہتی ہے، اللہ تعالیٰ نے زندگی میں عسر اور یسر دونوں چیزیں رکھی ہیں، ظاہر ہے کہ انسان ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ وہ مشکلات اور مصائب میں گرفتار رہے اور ناگہانی حالات سے دوچار ہوجائے، بلکہ وہ ہر وقت ان سے چھٹکارا پانا چاہتا ہے، سوال یہ ہیکہ ان سے نجات پانے کا راستہ کیا ہے، کیا کوئی نمونہ ہمارے لئے ایسا بھی موجود ہیکہ ہم اسکی اتباع کریں؟ کیوں نہیں! رحمت عالم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زندگی پر ایک نظر ڈالئے کہ اذا حزبہ امر فزع الی الصلوۃ آپ ﷺ کو کوئی مشکل امر پیش آتا تو نماز کی طرف متوجہ ہوجاتے، حضور ﷺ کا ناگہانی حالات میں نماز کی طرف متوجہ ہونا اس بات کی بین دلیل ہیکہ قدرت نے نماز میں یہ تاثیر رکھی ہیکہ بندۂ مومن اپنے رب سے نماز پڑھ کر اپنی مشکلات اور حاجات بیان کرے اور اپنے پروردگار سے اس یقین کے ساتھ دعا مانگے کہ وہ سمیع الدعاء، قاضی الحاجات، دافع البلیات اور مشکلات کو حل کرنے والا ہے۔

یقین کے ساتھ مانگنے والا یقیناً اپنے مشکلات کو آسان ہوتا ہوا دیکھے گا، جس وقت مشکل مراحل پیش آتے ہیں اور کلیجے منہ کو آتے ہیں تو سچے لوگ اپنی خشوع والی نماز کی قیمت پالیتے ہیں اور اس نماز کی اچھی تاثیر اور اسکے نیک نتائج کو اپنی آنکھوں کے سامنے پاتے ہیں۔

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

ان الحسنٰت یذھبن السیات ذالک ذکریٰ للذاکرین۔

اللہ کا وہ بندہ جس کے ذہن میں آخرت کے مرحلوں میں کامیاب ہوجانے کی دھن سوار ہواور ہر دم جسکے دل ودماغ پر یہ فکر سوار ہوکہ قیامت کے دن اسکا کیا حال ہوگا اسکے ذہن پر یہ سوالات آرہے ہوں کہ پلصراط پر وہ کیسے گزرے گا، اس کا نامہء اعمال کس ہاتھ میں دیا جائے گا،اس کے بارے میں کیا فیصلہ ہوگا،اس کے گناہوں اورنیکیوں کو جب میزان پر تولا جائے گا تواس کا کیانتیجہ نکلے گا، ایسی باعث ثواب فکریں رکھنے والے کیلئے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان یقیناً عظیم خوشخبری ہے کہ حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچوں نمازیں اپنے درمیانی حصہ کی خطائیں مٹا دیتی ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ (صغیرہ) ہوں وہ نماز پڑھنے سے معاف ہوجاتے ہیں اورایک جمعہ کی نماز سے دوسرے جمعہ کی نماز اپنے درمیانی گناہوں کومٹا دیتی ہے،یعنی جمعہ پڑھنے سے ہفتہ بھر کے گناہ (صغیرہ) معاف ہوجاتے ہیں، بشرطیکہ یہ گناہ کبیرہ نہ ہوں ۔(مسلم)

اس حدیث سے نماز کاایک فائدہ یہ معلوم ہوا کہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے، اللہ کے نیک بندے گناہوں کے مٹ جانے اورنیکیوں میں اضافہ ہونے کے خواہش مند ہوتے ہیں، ایسے خوش نصیبوں کیلئے یہ حدیث اورزیادہ شوق دلائے گی کہ حضرت ثوبان نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیایارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسا عمل بتائے جس کے باعث خدا تعالیٰ مجھے جنت عطا کردے یا کوئی ایسا عمل سکھا دیجئے جو اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند ہو ، اِرشاد فرمایا: اللہ کو سجدہ کرنا،تو جب خدا کو سجدہ کرے گا تو ایک درجہ تیرا بلند ہوجائے گا اورایک گناہ مٹا دیا جائے گا جس قدر ممکن ہو کثرت سے سجدہ کیا کرو۔

نماز ایمان کی غذا ہے

ایمان کی مثال ایک درخت کی سی ہے،اس درخت کیلئے غذا کی ضرورت ہوتی ہے، چنانچہ اب اللہ کا بندہ ایمان ویقین کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اسکے ایمان کا درخت طاقتور رہتا ہے،نماز کی پابندی ایمان کے درخت کی غذا ہے، جو جتنا زیادہ نمازیں پڑھے گا اتنا ہی اسکا ایمان تروتازہ رہیگا،اللہ کے کسی بندے کا نمازی ہونا اسکا ثبوت ہیکہ اس کا ایمان کمزور اور مرجھایا ہوا ہوتا ہے،معلوم ہوا کہ نماز ایمان کو اگاتی ہے اور اسکو استحکام بخشتی ہے۔

نماز سے نیکیوں کی رغبت پیدا ہوتی ہے

اللہ کے بندے جب نماز کی پابندی کرتے ہیں تو ان کے دلوں میں بہت سی نیکیوں کی رغبت پیدا ہوتی ہے،مومن کے دل میں نماز پڑھنے سے ایک قسم کی غیرت پیدا ہوتی ہے،اسی غیرت کی وجہ سے وہ برائیوں سے دودر رہتا ہے اور نیکیوں میں آگے بڑھتا ہے، باجماعت نماز پڑھنے والے کے سامنے مختلف موقعوں پر چونکہ دین کی باتیں آتی رہتی ہیں جن کو سن کر نیکیوں کا شوق ابھرتا ہے،نماز سے اطاعت کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے،اللہ کے جس بندے نے اپنے سر کو اللہ کے سامنے جھکا دیا ہو وہ اللہ کے احکامات سے روگردانی نہیں کریگا، بلکہ سر آنکھوں سے اللہ کے احکاموں کو قبول کرے گا اور مطیع وفرمانبردار بن جائے گا۔

فجر اور عصر کی نماز کے فائدے

ظاہر ہے کہ فجر کی نماز کے وقت آدمی نیند کی حالت میں ہوتا ہے، فجر کی نماز کیلئے اٹھنا نفس پر بے انتہا شاق (بھاری) گزرتا ہے،اس وقت اپنے نفس کے ارادوں کو کچلنا اور اللہ کے حکم کو مقدم رکھتے ہوئے مسجد پہنچنا اور خصوصاً سردیوں کے ایام میں تکلیف برداشت کرتے ہوئے

وضو کرنا اور نماز پڑھنا یقیناً ایک مجاہدہ ہے اور اسی طرح عصر کی نماز کا وقت جو خرید وفروخت اور بازار کی تیزی کا ہوتا ہے، خصوصاً تاجر حضرات کا نفس باجماعت نماز پڑھنے کے لئے جلد تیار نہیں ہوتا، ایسے نازک وقت میں اللہ کے بندے اپنے نفس کو کچلتے ہیں اور اللہ کا حکم بجالاتے ہیں تو اللہ کو ان کا یہ عمل بہت اچھا لگتا ہے، اسلیئے ان دونوں نمازوں کی خصوصی فضلیت اور اہمیت بتائی گئی ہے اور اسکے خاص فائدوں سے بھی آ گاہ کیا گیا ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، لن یلج النار احد صلی قبل طلوع الشمس وقبل غروبھا یعنی الفجر والعصر (مسلم)۔ وہ شخص دوزخ کی آگ میں ہرگز نہیں ڈالا جائے گا جس نے سورج نکلنے کے پہلے اور سورج چھپنے سے پہلے یعنی فجر اور عصر کی نماز پڑھی۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، من صلی البر دین الفجر والعصر دخل الجنۃ (بخاری ومسلم) جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں یعنی فجر اور عصر تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تم اپنے رب کو دیکھو گے ایسے ہی جیسے چاند کو دیکھ رہے ہو کہ چاند کے دیکھنے میں کوئی رکاوٹ نہیں بن رہا ہے کہ وہ سب کو نظر آ رہا ہے، اسی طرح تم اپنے رب کو دیکھو گے، پس اگر تم طاقت رکھتے ہو کہ فجر اور عصر کے وقت مغلوب نہ ہو جاو تو تم ضرور پڑھ لو۔ (بخاری ومسلم)۔ حضور ﷺ نے اِرشار فرمایا کہ من صلی الصبح فھو فی ذمۃ اللّٰہ فانظر یا ابن آدم لا یطلبنک اللّٰہ من ذمۃ بشیئی، جس نے صبح کی نماز پڑی پس وہ اللہ کے ذمہ میں ہے پس اے ابن آدم! اللہ کے ذمہ سے کوئی چیز تجھ کو دور نہ کرے۔ (مسلم)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، یتعاقبون فیکم الملائکة باللیل وملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلوة الصبح وصلوة العصر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسا لهم اللّٰه وهو اعلم بهم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون ۔(بخاری ومسلم)

وہ فرشتے (کہ جو بندوں کے اعمال لکھتے اوراوپر پہنچاتے ہیں)رات اوردن میں نوبت بہ نوبت تمہارے درمیان آتے ہیں وہ فرشتے ایک تو فجر کی نماز کے وقت اکھٹے ہوتے ہیں اورایک عصر کی نماز کے وقت پھر وہ فرشتے کہ جوتمہارے درمیان تھے جب اوپر جاتے ہیں توباوجود یہ کہ ان کا پروردگار(اپنے بندوں کے اعمال واحوال کو)ان فرشتوں سے بھی زیادہ جانتاہے، پھربھی ان سے پوچھتا ہےتم میرے بندوں کوکیسی حالت میں چھوڑکرآئے ہو؟ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں ہم نے ان بندوں کوایسی حالت میں چھوڑاکہ وہ نماز پڑھ رہے تھےاور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھےتو اس وقت بھی نماز ہی پڑھ رہے تھے۔(بخاری ومسلم)

عشاءاور فجر کی فضیلت

من صلی العشاء فی جماعة فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح فی جماعة فکانما صلی الیل کله (مسلم)

حضور ﷺ نے ارشادفرمایاجس نے نماز عشاء باجماعت ادا کی گویااس نے آدھی رات نمازادا کی اورجس نے نماز فجر باجماعت ادا کی گویا اسے نے رات بھرنمازادا کی ۔

حضور ﷺ نے ارشادفرمایا، لیس صلوة اثقل علی المنافقین من

صلوة الفجر والعشاء ولو يعلمون ما فيهما لاتوهما ولو حبوا۔

منافقین پر کوئی نماز فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ گراں نہیں ہے، نیز لوگوں کو اگر معلوم ہو جائے کہ ان دونوں نمازوں کا کیا ثواب ہے تو وہ ان نمازوں میں ضرور آنے لگیں، اگرچہ ان کو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آنا پڑے۔ (بخاری ومسلم)

عن عروة ان عائشة اخبره قالت اعتم رسول اللّٰہ ﷺ ليلة بالعشاء وذالک قبل ان يفشوا السلام فلم يخرج حتى قال عمر نام النساء والصبيان فخرج فقال لاهل المسجد ماينتظرها احد من اهل الارض غيركم۔

حضرت عروہؓ سے روایت ہیکہ حضرت عائشہؓ نے ان سے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں (اسلام کا دین اور ملکوں میں پھیلنے سے پہلے) دیر کی تو آپ گھر سے برآمد نہیں ہوئے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ عورتیں اور بچے سو گئے اس وقت آپ ﷺ برآمد ہوئے اور مسجد میں لوگ جمع تھے، ان سے فرمایا تمہارے سوا ساری زمین والوں میں کوئی اس نماز کا منتظر نہیں۔

مطلب یہ ہے کہ ایسی شان والی نماز کے انتظار کا ثواب اللہ تعالی نے تمہاری قسمت میں رکھا ہے۔ اللہ پاک ہمیں عشاء کی نماز میں غفلت کرنے سے بچائے۔

نماز کے لئے مسجد جانے میں تاخیر کرنے کے نقصانات

ہم بار بار مشاہدہ کرتے ہیں کہ مسجدوں کو نماز کیلئے قبل از وقت آنے میں لوگ غفلت اور سستی کرتے ہیں، بہت کم خوش نصیب ایسے ہوتے ہیں جو اذان ہوتے ہی مسجد آتے

ہوں اور نماز سے قبل کی سنتیں پڑھتے ہوں، مصلیوں کی ایک بڑی تعداد تکبیر اولی کا وقت ختم ہونے کے بعد یا ایک دو رکعتیں ہو جانے کے بعد یا نماز کے ختم ہونے پر آتی ہے، حالانکہ نماز ایک مہتم بالشان عبادت ہے اس کی ادائیگی کیلئے اہتمام کے ساتھ قبل از وقت آنا اور اگر اس سے قبل سنن ہیں تو ان کو ادا کرنا چاہیئے، نماز کیلئے جلدی آنے میں بہت سے فائدے ہیں اور تاخیر سے آنے میں بہت سے نقصانات ہیں، ذیل میں ان فوائد ونقصانات کو بیان کیا جا رہا ہے۔

(۱) دیر سے مسجد آنے والوں کو جب کچھ دور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جماعت ٹھہر چکی ہے تو دوڑ کر آتے ہیں، اور جماعت میں شریک ہو جاتے ہیں، حالانکہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ، عن ابی ھریرۃ قال اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا وعلیکم السکینۃ والوقار ولاتسرعوا (متفق علیہ) کہ جب تم اقامت سنو تو وقار اور سکون کے ساتھ جاو اور مت دوڑو

(۲) احادیث میں یہ بات بتائی گئی ہیکہ جب اللہ کا بندہ اپنے گھر سے مسجد کی طرف نماز پڑھنے کیلئے جاتا ہے تو اسکے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے دیر سے آنے کی وجہ سے اگر آدمی مسجد کی طرف بھاگے گا تو ظاہر ہیکہ قدم بھاگنے کی وجہ سے کم ہو جائیں گے اس طرح آدمی نیکیوں کی کثرت سے محروم ہو جائے گا۔

(۳) نماز کیلئے دیر سے جانے کی وجہ سے آدمی نماز کے انتظار کی فضیلت سے محروم ہو جاتا ہے، حضور ﷺ نے نماز کے انتظار کرنے کو درجات کی بلندی اور گناہوں کے مٹنے کا ذریعہ قرار دیا۔

(۴) نماز کیلئے دیر سے آنے والے فرشتوں کی دعاؤں سے بھی محروم رہتے ہیں، اس لئے کہ حدیث سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ نماز کا انتظار کرنے والوں کیلئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔

(۵) تاخیر سے مسجد پہنچنے والے عموما پہلی صف میں نماز ادا کرنے سے محرم ہو جاتے ہیں

نماز کی پابندی پر وعدۂ مغفرت

ایک مومن بندہ کا اہتمام اور فکر کے ساتھ اچھی طرح نماز کا ادا کرنا اس بات کی ضمانت ہیکہ وہ گناہو سے پرہیز کرنے والا ہوگا اور کبھی شیطان کے وسوسوں اور نفس کی دھوکہ دہی سے کوئی گناہ ہو بھی جائے تو خشوع وخضوع والی نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں سچی توبہ کرنے اور اپنے گناہوں پر استغفار کرنے کر توفیق عنایت فرماہیں گے۔

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خمس صلوات افترضھن اللّٰہ تعلی من احسن وضوئھن وصلاتھن لو قتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللّٰہ عھدان یغفرلہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللّٰہ عھدان شاء غففرلہ وان شاء عذبہ ۔(ابوداود واحمد)

پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کیلئے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر ان کو پڑھا اور رکوع وسجود بھی جیسے کرنے چاہئے ویسے ہی کئے اور خشوع کی صفت کے ساتھ ان کو ادا کیا تو ایسے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہیں کیا اور نماز کے بارے میں کوتاہی کی تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔

اللہ تعالیٰ ہم تمام کو نمازوں کی پابندی کرنے اور اپنی مغفرت کی فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

تمت بالخیر

ایک معنی خیز اعلان

اجتماعی اغواء

ایک کثیر تعداد چند دنوں سے لا پتہ ہے

عاقل بالغ سنجیدہ وار باشعور افراد کی جماعت مہذب لباس پہنی ہوئی نظروں سے اوجھل ہوگئی ہے، تیس یا انتیس رمضان کو مغرب کی نماز میں آخری مرتبہ دیکھی گئی، جس کسی صاحب بصیرت کو نظر آئے مقامی مسجد تک پہنچا کر لامحدود اور غیر مختتم ابدی ودائمی انعام وثواب خداوندی پائیں۔

اے میرے ہر دلعزیز مصلیو ! لوٹ آو تم جہاں بھی ہوں، میری آغوش میں وضوگاہ اور جانمازیں تمہاری دیدار کیلئے ترس رہی ہیں، کہاں گیا تمہارا تقوی جو ماہ رمضان میں دکھائی دے رہا تھا؟ کہاں گئی وہ رغبت وسرگرمیاں؟

میں تمہارے اغواء کئے جانے پر غمزدہ ہوں!

قرآن مجید واحادیث کی معتبر اطلاع کے مطابق معلوم ہوا ہے کہ جو تمہارا کھلا دشمن ہے اس نے تمہارا اغوا کیا ہے جس کو تم شیطان لعین کہتے تھے۔

میں انتظار کروں گی تمہارے لوٹ آنے تک، ورنہ قیامت کے دن مقدمہ دائر کیا جائیگا

تمہاری اپنی مسجد

نوٹ: یہ سبق آموز اعلان مساجد پر آویزاں اشتہار سے منقول ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁